ابدی زندگی

کیسے پاؤں؟

abadī zindagī kaise pāūṅ?

How Can I Obtain Eternal Life?

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 21]

(Urdu—Persian script)

© 2024 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is derived from JooJoo41
https://pixabay.com/illustrations/man-stairs-heaven-steps-clouds-5826096/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

خدا کو جلال دو	4
نور میں چلو	6
اپنے ایمان کو بڑھنے دو	7
پورا بھروسا رکھو	9
اُسے قبول کرو جو زندگی ہے	11
انکار کرنے والوں کا جواب	18
انجیل، یوحنا 11:1-54	21

◄ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ موت کے بعد کیا ہو گا ؟ کیا مَیں اللّٰہ تعالیٰ کو منظور ہوں گا ؟ کیا مَیں جنت میں داخل ہونے لائق ہوں گا ؟

انجیلِ شریف میں ہمیں اِس کا صاف جواب ملتا ہے کہ ہم کس طرح ابدی زندگی پا سکتے ہیں۔

یروشلم کے قریب ایک گاؤں تھا۔ اُس کا نام بیت عنیاہ تھا۔ گاؤں میں دو بہنیں اپنے بھائی کے ساتھ رہتی تھیں۔ بہنوں کے نام مرتھا اور مریم تھے، بھائی کا لعزر۔ تینوں عیسیٰ مسیح کے شاگرد تھے۔ وہ اُسے بہت عزیز رکھتے تھے۔ ایک دن بھائی بیمار پڑ گیا۔ جلد ہی پتہ چلا کہ یہ عام بیماری نہیں ہے، یہ مُہلک مرض ہے۔ لعزر کی حالت بگڑتی گئی تو بہنیں پریشان ہو گئیں۔ اب کیا کریں؟

تب بہنوں کو عیسیٰ مسیح کا خیال آیا۔ کیا اُس کے کہنے پر لاتعداد مریضوں کو شفا نہیں ملی تھی؟ کیا وہ مدد نہیں کرے گا؟ لیکن عیسی مسیح وہاں نہیں تھا۔ وہ دُور، دریائے یردن کے پار خدمت انجام دے رہا تھا۔ پہنچنے میں تو ایک یا دو دن لگتے تھے۔ شاید لعزر اُتنے میں کوچ کر جائے۔ خوب کہا گیا ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ بہنوں نے اُمید کا یہ تنکا پکڑ کر پُھرتی سے اطلاع بھیجی کہ "خداوند، جسے آپ پیار کرتے ہیں وہ بیمار ہے۔" دونوں بہنوں کو ایک بات کا پورا یقین تھا: عیسیٰ مسیح ہماری سنتا ہے۔عیسیٰ مسیح ہماری فکر کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمارے دُکھ اور سُکھ میں شریک ہوتا ہے۔

جب عیسیٰ مسیح کو یہ خبر ملی اُس وقت وہ خالی ہاتھ تو نہیں بیٹھا تھا۔ ہمیشہ کی طرح وہ اپنی خدمت میں مصروف تھا۔ مریض آتے جاتے تھے اور وہ بِھیڑ سے گِھرا رہتا تھا۔

◄ لوگ کیوں اُس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے؟

اُس کا کردار اور تعلیم انوکھی تھی۔ لوگ سب کچھ چھوڑ کر بھاگ آتے تھے۔ یہ عام آدمی نہیں تھا۔ اُسے خاص اختیار حاصل تھا۔

جب عیسیٰ مسیح کو یہ خبر ملی تو اُس نے فرمایا،

> اِس بیماری کا انجام موت نہیں ہے، بلکہ یہ اللّٰہ کے جلال کے واسطے ہوا ہے، تاکہ اِس سے اللّٰہ کے فرزند کو جلال ملے۔ (یوحنا 4:11)

- اِس بیماری کا انجام موت نہیں ہے: اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟

وہ جانتا تھا کہ لعزر مرنے والا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ وفات پائے گا۔ لیکن وہ موت کے قبضے میں نہیں رہے گا۔ وہ عیسیٰ مسیح کے کہنے پر دوبارہ زندہ ہو جائے گا۔

- اِس سے کس کو جلال ملے گا؟

پہلے خدا باپ کو اور دوسرے اُس کے فرزند عیسیٰ مسیح کو۔ عیسیٰ مسیح لعزر کو زندہ کرے گا مگر اپنے آپ کو بڑا کرنے کے لئے نہیں۔ اِس کام سے خدا باپ کو جلال ملے گا۔ اِس سے ہم ایک اہم اُصول سیکھتے ہیں:

خدا کو جلال دو

► **جلال دینے کا کیا مطلب ہے؟**

جلال دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُس کی عزت و احترام کریں۔ نہ صرف اپنی باتوں سے بلکہ اپنی زندگی سے بھی۔ ہر کام جو عیسیٰ مسیح کرتا وہ اِس لئے کرتا تھا کہ خدا باپ کو جلال ملے۔ اور کیا عجب۔ جو تعلق خدا باپ، فرزند اور روح القدس کے درمیان ہے وہ بہت گہرا ہے۔ اِس یگانگت کی بنا پر عیسیٰ مسیح کا ہر قدم، ہر سانس خدا باپ کا جلال بڑھانے کے لئے تھا۔

► **کیا آپ اپنی زندگی سے خدا کو جلال دیتے ہیں؟ یا کیا آپ کی زندگی کو دیکھ کر لوگوں کو گھِن آتی ہے؟**

اگر آپ کا ایمان سچا ہو تو آپ کی زندگی خود بہ خود اِس کی گواہی دے گی۔

شاگرد مسیح کی یہ بات سمجھ نہ پائے۔ وہ مطمئن ہوئے۔ اُنہوں نے سوچا، چلو بندہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ روانہ نہ ہوئے بلکہ دو اَور دن

وہیں ٹھہرے رہے۔ پھر عیسیٰ مسیح نے فرمایا، ”آؤ، ہم دوبارہ یہودیہ چلے جائیں۔“ شاگرد دنگ رہ گئے۔

◄ وہ کیوں دنگ رہ گئے؟

وہ بولے، ”اُستاد، ابھی ابھی وہاں کے یہودی آپ کو سنگسار کرنے کی کوشش کر رہے تھے، پھر بھی آپ واپس جانا چاہتے ہیں؟“ وہ تو یروشلم شہر سے اِسی لئے چلے گئے تھے کہ وہاں کے بزرگ ناراض تھے۔ بزرگ اُستاد کو پکڑنا چاہتے تھے کیونکہ وہ نہیں مانتے تھے کہ وہ آنے والا المسیح ہے۔ ساتھ ساتھ اُنہیں یہ ڈر تھا کہ کہیں اِس سے ہماری اپنی کرسی ہل نہ جائے۔ کیسی بات۔ وہ سچائی کو قبول نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اُن کے لئے اُن کی اپنی عزت سب کچھ تھی۔

شاگرد پریشانی سے اُستاد کو تاکنے لگے۔ تب عیسیٰ مسیح نے اُنہیں ایک اَور بات سکھائی۔ یہ کہ

نور میں چلو

اُس نے فرمایا،

> کیا دن میں روشنی کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو شخص دن کے وقت چلتا پھرتا ہے وہ کسی بھی چیز سے نہیں ٹکرائے گا، کیونکہ وہ اِس دنیا کی روشنی کے ذریعے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جو رات کے وقت چلتا ہے وہ چیزوں سے ٹکرا جاتا ہے، کیونکہ اُس کے پاس روشنی نہیں ہے۔
>
> (یوحنا 11:9-10)

◄ جو دن کے وقت چلتا ہے۔ دن کے وقت چلنے کا کیا مطلب ہے؟

اب تک دن کا وقت ہے۔ دن کے وقت انسان چل پھر سکتا ہے۔ میرے باپ نے دن کا وقت بھی مقرر کیا ہے اور رات کا وقت بھی۔ مَیں دُنیا کا نور ہوں۔ جب تک مَیں ساتھ ہوں تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میرے عزیز، کیا آپ نے یہ نور پایا ہے؟ جو نور کے بغیر چلے وہ مختلف چیزوں سے ٹکراتا رہتا ہے۔ اُسے چوٹ لگتی رہتی ہے۔

◄ چوٹ کیوں لگتی ہے؟

اِس لئے کہ وہ خدا کا راستہ دیکھ نہیں سکتا۔ وہ کبھی بائیں طرف بھٹکتا ہے، کبھی دائیں طرف۔ جو راستہ سیدھا ابدی آرام تک لے جاتا ہے اُسے وہ نہیں دیکھتا۔

اب عیسیٰ مسیح نے ایک تیسری بات سکھائی:

اپنے ایمان کو بڑھنے دو

اُس نے کہا، "ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن مَیں جا کر اُسے جگا دوں گا۔"

شاگردوں نے کہا، "خداوند، اگر وہ سو رہا ہے تو بچ جائے گا۔" اگر وہ آرام سے سو رہا ہو تو اِس کا مطلب ہے بیماری گھٹنے والی ہے اور وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن اُستاد نے اُنہیں صاف بتا دیا،

لعزر وفات پا گیا ہے۔ اور تمھاری خاطر مَیں خوش ہوں کہ مَیں اُس کے مرتے وقت وہاں نہیں تھا، کیونکہ اب تم ایمان لاؤ گے۔ آؤ، ہم اُس کے پاس جائیں۔

(یوحنا 11:14-15)

► **عیسیٰ مسیح کیوں خوش تھا ؟**

اِس لئے کہ شاگرد ایمان لائیں گے۔

► **کیا وہ ایمان نہیں لائے تھے؟**

ضرور۔ دیکھیں بات یہ ہے: جب ہم ایمان لاتے ہیں تو ہمارا ایمان بیج جیسا چھوٹا ہوتا ہے۔ اُسے بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ جڑ پکڑے، اُگ آئے اور بڑھتے بڑھتے پھل لائے۔ اُستاد خوش ہے کہ لعزر کے پاس جانے سے شاگرد کا کمزور ایمان مضبوط ہو جائے گا۔

شاید آپ کے دل میں ایمان کا یہ بیج ڈالا گیا ہے۔ کیا آپ اُسے بڑھنے دے رہے ہیں؟ کیا آپ روزانہ اپنی زندگی میں اُس کے نور اور اُس کی قوّت کا تجربہ کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اُسے پکاریں۔ منت کریں کہ

مجھے چھو دے۔ مجھ پر اپنی محبت اور اپنی طاقت اُنڈیل دے تاکہ میرا کمزور ایمان بڑھتا جائے، مضبوط ہوتا جائے۔

◄ کیا شاگرد خوش تھے؟

نہیں، اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ لیکن اِتنا اُنہوں نے سیکھ لیا تھا کہ اُستاد کے پیچھے چلنا ہی ہے چاہے خطرہ کتنا کیوں نہ ہو۔ توما بولا، "چلو، ہم بھی وہاں جا کر اُس کے ساتھ مر جائیں۔" توما یہ بات مذاق میں نہیں کہہ رہا تھا۔ سب جانتے تھے کہ یروشلم کے قریب آنا اپنی جان ہتھیلی پر رکھنے کے برابر ہے۔

وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔ یہ گاؤں یروشلم کے قریب ہی تھا اِس لئے بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو تسلی دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اِس موقعے پر ایمان کا ایک اَور پہلو اُبھر آیا:

پورا بھروسا رکھو

مرتھا کو اطلاع ملی کہ اُستاد پہنچ کر باہر انتظار کر رہا ہے تو وہ اُسے ملنے گئی۔ لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ مرتھا نے کہا، "خداوند، اگر آپ یہاں

ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ لیکن مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللّٰہ آپ کو جو بھی مانگیں گے دے گا۔"

► اب دھیان دیں۔ مرتھا نے کیا دو باتیں کہیں؟

- پہلے، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔
- لیکن دوسری بات اِس سے بڑھ کر ہے۔ وہ بولی، مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللّٰہ آپ کو جو بھی مانگیں گے دے گا۔ مرتھا کا اپنے آقا پر بڑا ایمان ہے۔ وہ شکایت نہیں کرتی، کیونکہ اب بھی مرتھا کو اُس پر پورا بھروسا ہے۔

► مرتھا کو اِتنا پکّا بھروسا کیوں ہے؟

اُس نے پہچان لیا ہے کہ خدا باپ اُسے جو مانگے گا دے گا۔ عیسیٰ مسیح اپنی پوری زندگی سے خدا باپ کو جلال دے رہا ہے اِس لئے خدا باپ اُس کی سنتا ہے۔

عیسیٰ مسیح نے فرمایا، "تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔"

مرتھا نے جواب دیا، "جی، مجھے معلوم ہے کہ وہ قیامت کے دن جی اُٹھے گا، جب سب جی اُٹھیں گے۔"

تب عیسیٰ مسیح نے ایک چونکا دینے والی بات کہی،

> قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔ اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔
>
> (یوحنا 11:25-26)

◄ جو ایمان رکھے اُسے کیا حاصل ہو گا؟

زندگی۔ ابدی زندگی۔ مطلب ہے کہ

اُسے قبول کرو جو زندگی ہے

◄ قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ عیسیٰ مسیح اِس سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

ابدی زندگی اُسی کے ذریعے ملتی ہے۔ یہ کسی اَور سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اِسی لئے کہ ہم اپنی کوششوں سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ہماری حالت کمزور ہے۔ ہم جو ناپاک ہیں اللّٰہ کے حضور آ نہیں سکتے۔ ہماری سفارش کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، کیونکہ

سفارش سے ہم پاک نہیں ہو جائیں گے۔ سفارش سے ہم وہ روحانی حالت نہیں پائیں گے جس سے ہم منظور ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح نے ہمارے واسطے اپنی جان دی۔ اُس نے اپنے اوپر وہ سزا لی جو ہمیں اُٹھانی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ اُس کے مرنے اور جی اُٹھنے کے بعد اُس نے روح القدس بھیج دیا جو سچے ایمان دار کے دل میں رہ کر اُسے تسلی اور ہدایت دیتا رہتا ہے۔ یہ چیزیں سفارش سے پیدا نہیں ہوتیں۔

◄ **لیکن اِس کا کیا مطلب ہے کہ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا؟ کیا وہ اِس دُنیا میں نہیں مرے گا؟**

یہاں دو سچائیاں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں، ایک جسمانی اور دوسری روحانی۔ جو اُس پر ایمان رکھے وہ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے یہ ابدی زندگی پاتا ہے۔ کہہ لیں کہ ابدی زندگی کا بیج ایمان دار کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔جسم کتنا گھٹتا اور گلتا کیوں نہ جائے لیکن یہ بیج کبھی نہیں گلتا۔ یہ بیج بڑھتا جاتا ہے، روحانی پھل لاتا رہتا ہے اور آخر میں جب جسم گزر جائے ایمان دار کو خدا کے

حضور لے جاتا ہے۔ یہی ہے ہماری ٹھوس اُمید۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔

اُستاد تو ماہر ڈاکٹر ہے۔ اُس نے مرتھا کے دل میں تیز نظر ڈال کر پوچھا، ''مرتھا، کیا تجھے اِس بات کا یقین ہے؟'' اُسے ہمیشہ ہماری روحانی حالت کی فکر رہتی ہے۔

مرتھا نے جواب دیا، ''جی خداوند، مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں، جسے دنیا میں آنا تھا۔''

بے شک مرتھا یہ باتیں پورے طور سے نہیں سمجھتی، مگر دیکھو اُس کا ایمان! وہ جواب دیتی ہے کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں۔ آپ وہی ہیں جسے ہمیں نجات دینے کے لئے آنا تھا۔ اب وہ واپس گھر میں کھسک گئی تاکہ چُپکے سے مریم کو بلائے۔ اُستاد کے ساتھ رفاقت باقی لوگوں سے فرق تھی، گہری تھی۔ اُس کے حضور ہر پل قیمتی تھا۔ اِس لئے وہ تڑپ رہی تھی کہ ماتم کرنے والوں کے شور و غُل سے دُور ہو کر مریم

کے ساتھ اپنے آقا کی دھوپ سینکے۔ اُس نے مریم سے کہا، اُستاد آ گئے ہیں، وہ تجھے بُلا رہے ہیں۔

مریم ایک دم اُٹھ کھڑی ہوئی اور پُھرتی سے گاؤں سے باہر اُس جگہ گئی جہاں عیسیٰ مسیح ابھی تک تھا۔ اگر کوئی تسلی دے سکے تو اُس کا آقا۔ اگر کوئی بوجھ ہلکا کر پائے تو اُس کا آقا۔ دوسرے سب لوگ یہ دیکھ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔ اُنہیں لگ رہا تھا کہ مریم قبر پر جا رہی ہے۔عیسیٰ مسیح کو دیکھتے ہی وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی اور بولی، "خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔" وہ پھوٹ کر رونے لگی۔ دوسرے ہم دردی سے ساتھ ساتھ رونے لگے۔

ہائے، موت کتنی تلخ ہے۔ ایک لمحے میں انسان اِس دُنیا اور تمام عزیزوں سے جُدا ہو جاتا ہے۔ نہ وہ روپئے پیسے، نہ جوتے کپڑے اپنے ساتھ لے سکتا ہے۔ تنہا ہی وہ کوچ کر جاتا ہے۔ تب کیا ہو گا؟ دوسری طرف اُس کے عزیز بیٹھے رو پڑتے ہیں۔ اُن کا دل چھد جاتا ہے۔ کون یہ پیاری جان واپس لائے گا؟

عیسیٰ مسیح کو بڑی رنجش ہوئی۔ اُس نے پوچھا، تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟

اُنہوں نے جواب دیا، آئیں، دیکھ لیں۔

تب عیسیٰ مسیح رو پڑا۔

◄ یہ ہمیں اُس کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

ہم انسان اُسے اِتنے پیارے ہیں کہ وہ ہمارے ہر دُکھ سُکھ میں شریک ہوتا ہے۔ جب ہم خوش ہوں تو وہ بھی خوش، جب ہم روئیں تو وہ بھی روتا ہے۔

لوگ یہ دیکھ کر کافی متاثر ہوئے۔ ”دیکھو، وہ اُسے کتنا عزیز تھا،“ اُنہوں نے کہا۔ لیکن کچھ نے کہا، ”اِس آدمی نے اندھے کو شفا دی۔ کیا یہ لعزر کو مرنے سے نہیں بچا سکتا تھا؟“

تب عیسیٰ مسیح دوبارہ رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ یہ ایک خاص قبر تھی۔ ایک غار جس کے منہ پر پتھر رکھا گیا تھا۔ عیسیٰ مسیح بولا، ”پتھر کو ہٹا دو۔“

مرتھا بولی، ”خداوند، بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو گئے ہیں۔“

یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی سب کے سامنے مُردہ لگے مگر کچھ گھنٹوں کے بعد دوبارہ حرکتیں کرنے لگے۔ دل دھڑکنے لگتا، سانس چل پڑتی ہے۔ یہاں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ چار دن کے بعد لعزر پکّا مُردہ تھا۔

اِس کا ایک اَور پہلو ہے: پہلے مرتھا تو عیسیٰ مسیح کی بات مان گئی تھی کہ وہ قیامت اور زندگی ہے، کہ وہ ابدی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ لیکن اب قبر کی نظر میں اُس کا یہ یقین ماند پڑ گیا۔ کیا عیسیٰ مسیح سچ مچ لعزر کو جِلا سکتا ہے؟

عیسیٰ مسیح نے اُس سے کہا، ”کیا مَیں نے تجھے نہیں بتایا کہ اگر تُو ایمان رکھے تو اللہ کا جلال دیکھے گی؟“ تب اُنہوں نے پتھر کو منہ سے ہٹا دیا۔ پھر عیسیٰ مسیح نے اپنی نظر اُٹھا کر کہا، ”اے باپ، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے میری سن لی ہے۔ مَیں تو جانتا ہوں کہ تُو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بات پاس کھڑے لوگوں کی خاطر کی، تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔“ پھر وہ زور سے پکار اُٹھا، ”لعزر، نکل آ!“

◄ پھر کیا ہوا؟

مُردہ نکل آیا۔ ابھی تک اُس کے ہاتھ اور پاؤں پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ مسیح نے اُن سے کہا، ”اِس کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔“

لعزر کی بہنیں کتنی خوش ہوئی ہوں گی! اُن کا بھائی موت کی دُنیا سے واپس آ گیا تھا!

اِس پورے سلسلے سے ہم ایک مرکزی بات سیکھتے ہیں۔

◄ کیا سیکھتے ہیں؟

یہ کہ عیسیٰ مسیح زندگی کا منبع ہے۔ وہی جی اُٹھنے کا وسیلہ ہے۔ شاید لعزر بوڑھا ہو گیا۔ تو بھی اُسے دوبارہ مرنا ہی تھا۔ لیکن لعزر کے اندر ابدی زندگی کا وہ بیج تھا جو عیسیٰ مسیح نے اُس میں ڈال دیا تھا۔ اِس دُنیا سے کوچ کر جانے کے بعد یہ بیج اُسے اُٹھا کر اُس کے آقا کے پاس لے گیا۔

◄ کیا آپ کو یہ اُمید ہے؟ کیا یہ بیج آپ کے اندر ہے؟ کیا آپ پکّے جانتے ہیں کہ یہ بیج آپ کو مرنے کے بعد عیسیٰ مسیح کی گود میں لے

جائے گا جہاں آپ اِس دُنیا کی تنگ و دو سے آزاد ہو کر سکون اور اطمینان سے بسیں گے؟

ایک آخری پہلو ہے جس پر ہمیں دھیان دینا ہے: یہ کام دیکھ کر سب خوش نہ ہوئے۔ کچھ اُس کے خلاف ہوئے۔ آیئے ہم دیکھیں

انکار کرنے والوں کا جواب

یہ معجزہ دیکھ کر بہت سے لوگ عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے۔ مطلب ہے وہ مان گئے کہ یہی نجات دینے والا المسیح ہے۔ کوئی اَور ایسا معجزہ نہیں کر سکتا۔ لیکن کچھ نے بزرگوں کے پاس جا کر اُنہیں اطلاع دی کہ کیا ہوا ہے۔

- کیا بزرگ خوش ہوئے کہ ایسا معجزہ ہوا ہے؟

نہیں۔ وہ آپس میں کہنے لگے، ”ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ آدمی بہت سے الٰہی نشان دکھا رہا ہے۔ اگر ہم اُسے کُھلا چھوڑیں تو آخرکار سب اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پھر رومی آ کر ہمارے بیت المُقدّس اور ہمارے ملک کو تباہ کر دیں گے۔“

◄ یہ لوگ کیوں خوش نہیں تھے؟

اُنہیں کوئی پروا نہیں تھی کہ معجزہ ہوا ہے۔ اُنہیں صرف یہ فکر تھی کہ ہماری عزت کم ہو جائے گی۔ وہ تو رومی سرکاری افسروں کے ساتھ ملے جُلے تھے۔ لوگ عیسیٰ مسیح کا اختیار مانیں تو ہو سکتا ہے کہ رومی سرکار ناراض ہو کر بیت المقدّس اور ملک کو نیست و نابود کریں۔

تب امامِ اعظم بول اُٹھا۔ اُس کا نام کائفا تھا۔ اُس نے کہا، "آپ کچھ نہیں سمجھتے اور اِس کا خیال بھی نہیں کرتے کہ اِس سے پہلے کہ پوری قوم ہلاک ہو جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔"

اُس کا مطلب تھا کہ عیسیٰ مسیح کو ختم کرنا چاہئے، اِس سے پہلے کہ پورا ملک ختم ہو جائے۔ لیکن حقیقت میں خدا اُس کے وسیلے سے پیش گوئی کر رہا تھا۔ عیسیٰ مسیح اُن سب کے لئے مرے گا جو اُس پر ایمان لائیں گے، یہودیوں کے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔

اُس دن سے وہ پکّے ارادے کے ساتھ عیسیٰ مسیح کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ کتنی عجیب بات! ایک طرف عیسیٰ مسیح نے ایک مُردے کو زندگی دی۔ دوسری طرف لوگ یہ دیکھ کر اُسے موت کے گھاٹ اُتارنے کی سازشیں کرنے لگے۔ ایک طرف ابدی زندگی کی کُھلی دعوت، دوسری طرف قتل و غارت کا پکّا ارادہ۔ ایک طرف اپنی جان دینے کی تیاری، دوسری طرف اپنی کُرسی مضبوط کرنے کی سیاست۔

◄ سوال یہ ہے: آپ عیسیٰ مسیح کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

شاید آپ مانیں کہ عیسیٰ مسیح اچھا انسان ہے۔ یہ کافی نہیں ہے۔ اِس سے آپ کو ابدی زندگی نہیں ملے گی۔ سچے ایمان کی ضرورت ہے۔ وہ ایمان جو اپنی زندگی سے خدا کو جلال دے کر نور میں چلتا ہے۔ ایسا ایمان بڑھتا رہتا ہے، اپنے آقا پر پورا بھروسا رکھتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ابدی زندگی کا بیج اپنے اندر پاتا ہے۔ وہ ابدی زندگی جو صرف عیسیٰ مسیح دے سکتا ہے۔

انجیل، یوحنا 11:1-54
لعزر کی موت

اُن دنوں میں ایک آدمی بیمار پڑ گیا جس کا نام لعزر تھا۔ وہ اپنی بہنوں مریم اور مرتھا کے ساتھ بیت عنیاہ میں رہتا تھا۔ یہ وہی مریم تھی جس نے بعد میں خداوند پر خوشبو اُنڈیل کر اُس کے پاؤں اپنے بالوں سے خشک کئے تھے۔ اُسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ چنانچہ بہنوں نے عیسیٰ کو اطلاع دی، "خداوند، جسے آپ پیار کرتے ہیں وہ بیمار ہے۔"

جب عیسیٰ کو یہ خبر ملی تو اُس نے کہا، "اِس بیماری کا انجام موت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کے جلال کے واسطے ہوا ہے، تاکہ اِس سے اللہ کے فرزند کو جلال ملے۔"

عیسیٰ مرتھا، مریم اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔ توبھی وہ لعزر کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد دو دن اَور وہیں ٹھہرا۔ پھر اُس

نے اپنے شاگردوں سے بات کی، "آؤ، ہم دوبارہ یہودیہ چلے جائیں۔"

شاگردوں نے اعتراض کیا، "اُستاد، ابھی ابھی وہاں کے یہودی آپ کو سنگسار کرنے کی کوشش کر رہے تھے، پھر بھی آپ واپس جانا چاہتے ہیں؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا دن میں روشنی کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو شخص دن کے وقت چلتا پھرتا ہے وہ کسی بھی چیز سے نہیں ٹکرائے گا، کیونکہ وہ اِس دنیا کی روشنی کے ذریعے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جو رات کے وقت چلتا ہے وہ چیزوں سے ٹکرا جاتا ہے، کیونکہ اُس کے پاس روشنی نہیں ہے۔" پھر اُس نے کہا، "ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن مَیں جا کر اُسے جگا دوں گا۔"

شاگردوں نے کہا، "خداوند، اگر وہ سو رہا ہے تو وہ بچ جائے گا۔"

اُن کا خیال تھا کہ عیسیٰ لعزر کی فطری نیند کا ذکر کر رہا ہے جبکہ حقیقت میں وہ اُس کی موت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ اِس لئے

اُس نے اُنہیں صاف بتا دیا، ”لعزر وفات پا گیا ہے۔ اور تمہاری خاطر مَیں خوش ہوں کہ مَیں اُس کے مرتے وقت وہاں نہیں تھا، کیونکہ اب تم ایمان لاؤ گے۔ آؤ، ہم اُس کے پاس جائیں۔“

توما نے جس کا لقب جُڑواں تھا اپنے ساتھی شاگردوں سے کہا، ”چلو، ہم بھی وہاں جا کر اُس کے ساتھ مر جائیں۔“

عیسیٰ قیامت اور زندگی ہے

وہاں پہنچ کر عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔ بیت عنیاہ کا یروشلم سے فاصلہ تین کلو میٹر سے کم تھا، اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

یہ سن کر کہ عیسیٰ آ رہا ہے مرتھا اُسے ملنے گئی۔ لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ مرتھا نے کہا، ”خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ

مرتا۔ لیکن مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللہ آپ کو جو بھی مانگیں گے دے گا۔“
عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔
مرتھا نے جواب دیا، ”جی، مجھے معلوم ہے کہ وہ قیامت کے دن جی اُٹھے گا، جب سب جی اُٹھیں گے۔“
عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔ اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ مرتھا، کیا تجھے اِس بات کا یقین ہے؟“
مرتھا نے جواب دیا، ”جی خداوند، مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں، جسے دنیا میں آنا تھا۔“

عیسیٰ روتا ہے

یہ کہہ کر مرتھا واپس چلی گئی اور چپکے سے مریم کو بُلایا، ”اُستاد آ گئے ہیں، وہ تجھے بُلا رہے ہیں۔“ یہ سنتے ہی مریم اُٹھ کر عیسیٰ کے

پاس گئی۔ وہ ابھی گاؤں کے باہر اُسی جگہ ٹھہرا تھا جہاں اُس کی ملاقات مرتھا سے ہوئی تھی۔ جو یہودی گھر میں مریم کے ساتھ بیٹھے اُسے تسلی دے رہے تھے، جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ جلدی سے اُٹھ کر نکل گئی ہے تو وہ اُس کے پیچھے ہو لئے۔ کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ ماتم کرنے کے لئے اپنے بھائی کی قبر پر جا رہی ہے۔

مریم عیسیٰ کے پاس پہنچ گئی۔ اُسے دیکھتے ہی وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی اور کہنے لگی، "خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔"

جب عیسیٰ نے مریم اور اُس کے ساتھیوں کو روتے دیکھا تو اُسے بڑی رنجش ہوئی۔ مضطرب حالت میں اُس نے پوچھا، "تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "آئیں خداوند، اور دیکھ لیں۔"

عیسیٰ رو پڑا۔ یہودیوں نے کہا، "دیکھو، وہ اُسے کتنا عزیز تھا۔"

لیکن اُن میں سے بعض نے کہا، ”اِس آدمی نے اندھے کو شفا دی۔ کیا یہ لعزر کو مرنے سے نہیں بچا سکتا تھا؟“

لعزر کو زندہ کر دیا جاتا ہے

پھر عیسیٰ دوبارہ نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ قبر ایک غار تھی جس کے منہ پر پتھر رکھا گیا تھا۔ عیسیٰ نے کہا، ”پتھر کو ہٹا دو۔“

لیکن مرحوم کی بہن مرتھا نے اعتراض کیا، ”خداوند، بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو گئے ہیں۔“

عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”کیا مَیں نے تجھے نہیں بتایا کہ اگر تُو ایمان رکھے تو اللہ کا جلال دیکھے گی؟“ چنانچہ اُنہوں نے پتھر کو ہٹا دیا۔ پھر عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھا کر کہا، ”اے باپ، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے میری سن لی ہے۔ مَیں تو جانتا ہوں کہ تُو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بات پاس کھڑے لوگوں کی خاطر کی، تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔“ پھر عیسیٰ زور سے پکار اُٹھا، ”لعزر، نکل آ!“ اور مُردہ نکل آیا۔ ابھی تک اُس

کے ہاتھ اور پاؤں پٹّیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”اِس کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔“

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندی

اُن یہودیوں میں سے جو مریم کے پاس آئے تھے بہت سے عیسیٰ پر ایمان لائے جب اُنہوں نے وہ دیکھا جو اُس نے کیا۔ لیکن بعض فریسیوں کے پاس گئے اور اُنہیں بتایا کہ عیسیٰ نے کیا کِیا ہے۔ تب راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہودی عدالتِ عالیہ کا اجلاس منعقد کیا۔ اُنہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا، ”ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ آدمی بہت سے الٰہی نشان دکھا رہا ہے۔ اگر ہم اُسے کھلا چھوڑیں تو آخرکار سب اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پھر رومی آ کر ہمارے بیت المُقدّس اور ہمارے ملک کو تباہ کر دیں گے۔“

اُن میں سے ایک کائفا تھا جو اُس سال امامِ اعظم تھا۔ اُس نے کہا، ”آپ کچھ نہیں سمجھتے اور اِس کا خیال بھی نہیں کرتے کہ اِس سے پہلے کہ پوری قوم ہلاک ہو جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔“ اُس نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کی تھی۔ اُس سال کے امامِ اعظم کی حیثیت سے ہی اُس نے یہ پیش گوئی کی کہ عیسیٰ یہودی قوم کے لئے مرے گا۔ اور نہ صرف اِس کے لئے بلکہ اللہ کے بکھرے ہوئے فرزندوں کو جمع کر کے ایک کرنے کے لئے بھی۔

اُس دن سے اُنہوں نے عیسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اِس لئے اُس نے اب سے علانیہ یہودیوں کے درمیان وقت نہ گزارا، بلکہ اُس جگہ کو چھوڑ کر ریگستان کے قریب ایک علاقے میں گیا۔ وہاں وہ اپنے شاگردوں سمیت ایک گاؤں بنام افرائیم میں رہنے لگا۔